



اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
فرمان ہے :

”تم سب ذمہ دار ہو، اور اپنی رعایا  
کے متعلق جویدہ ہو، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا  
کے متعلق باز پرس ہوگی، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، اور اس سے اس  
کی رعایا کے متعلق باز پرس کی جائیگی“

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح  
مسلم حدیث نمبر (1829).

اور والد اس سلسلہ میں اولاد پر سختی  
کر سکتا ہے، اسے اس مسئلہ میں سستی و کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک  
فرض اور واجب کا معاملہ ہے، اور ایسی معصیت و نافرمانی سے روکنا ہے جو گھر سے بار  
بار نکلنے کی بنا پر کئی بار ہوگی.

اصل یہی ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے،  
لیکن اگر بیٹی کو پردہ پر مجبور کیا جائے تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی دھمکی  
دے یا اسے پردہ کے بغیر گھر سے نکلنے نہ دیا جائے اور وہ دھمکی دے، اور اس کی یہ  
دھمکی حقیقت پر مبنی ہو یعنی انسان کا غالب گمان ہو کہ وہ کچھ کر بیٹھے گی، یا پھر  
خاندان کو چھوڑ کر گھر سے بھاگ جانے کا سوچنے لگے گی، تو اس حالت میں والدین کے لیے  
صرف اس کی راہنمائی کرنا اور اسے نصیحت کرنا ہی کافی ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ  
بیٹی کے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں، اور اسے نیک و صالح قسم کے اعمال کرنے، اور  
ایمان قوی کرنے والے اعمال کی ترغیب دلائیں.

اور اس کے دل میں اللہ سبحانہ و  
تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں،  
امید ہے کہ یہ ہی اس کے لیے پردہ کرنے کا باعث بن جائے.

اور بچی کو نیک و صالح سہیلیاں مہیا  
کرنا ضروری ہے، کیونکہ بعض اوقات دوستی کا اثر والدین سے بھی زیادہ ہوتا ہے، اسی  
طرح یہ بھی ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص یعنی اس کے قریبی رشتہ دار یا عالم دین یا  
دعوت دین کا کام کرنے والے مبلغ سے معاونت لی جائے جو اسے نصیحت کرے، ہو سکتا ہے

اسے اس مسئلہ میں کوئی شبہ ہو، یا پھر بے پردگی کے گناہ اور اس کے خطرناک انجام سے غافل ہو، اور حالت یہ ہو کہ وہ دو گناہ یعنی والدین کی نافرمانی اور پردہ نہ کرنا اٹھے کر رہی ہے۔

پھر ہم آپ یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹی کے لیے دعا ضرور کریں، اور خاص کر قبولیت کے اوقات میں دعا کریں، کیونکہ بندوں کے دل اللہ و رحمن کی انگلیوں کے مابین ہے، وہ جس طرح چاہے دل کو گھما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق سے نوازے اور آپ کی صحیح راہنمائی فرمائے۔

واللہ اعلم۔